السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

قرآن کی طباعت املا کے مروجہ طریقوں سے قدرے مختلف ہوئی ہے۔ مثلاًلفظ "صلاۃ" قرآن میں واؤ کے اضافہ کے ساتھ "صلوۃ" لکھا جاتا ہے۔ اسی طرح لفظ "ریاح" املا کے مروجہ طریقے سے ہٹ کر "ریح" لکھا جاتا ہے۔ اسی طرح قرآن میں بے شمار الفاظ ایسے ہیں جو املا کے عام طریقے سے کسی قدر مختلف لکھے جاتے ہیں کیا ایسا نہیں ہوسکتا کہ ان تمام الفاظ کواملا کے مروجہ طریقے پر لکھا جائے تاکہ ان کا پڑھنا آسان ہو۔ ورنہ ایک عام قاری ان کے پڑھنے میں عموماً غلطی کربیٹھتا ہے۔ کیا دوران تعلیم طلبہ کی آسانی کی خاطر بلیک بورڈ پران الفاظ کواملا کے عام طریقے پر لکھا جا سکتا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

قرآن کریم کی بے شمار خصوصیتوں میں سے ایک خصوصیت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی حفاظت کی ضمانت خوداپنے ذمے لی ہے۔ دوسری آسمانی کتابوں کی حفاظت اللہ نے انسانوں کے ذمے لی تھی اور وہ تمام کتابیں اپنی اصل حالت میں باقی نہ رہ سکیں۔ قرآن کریم چونکہ آخری آسمانی کتاب ہے اس لیے اللہ تعالیٰ نے اسے کسی قسم کی ادنی تحریف وتبدیلی سے محفوظ رکھنے کی ذمے دارے خودلے لی۔ ارشادہے۔

اِنّا نَحنُ نَزَّلنَا الذِّكرَ وَاِنّا لَهُ لَحـٰفِظون 9 ... سورة الحجر

''اس (قرآن) کریم کو ہم نے نازل کیا ہے اوراس کی حفاظت بھی خود ہم ہی کریں گے۔''

اس حفاظت کی خاطر اللہ تعالیٰ نے کچھ خاص انتظامات کیے مثلاًیہ کہ اللہ نے قرآن کریم کو قیامت تک کے لیے سینہ بہ سینہ محفوظ رکھنے کا انتظام فرمادیا۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد سے لے کرآج تک ہر دور میں قرآن کو مکمل حفظ کرنے کا اہتمام کیا جاتا رہاہے اوریہ سلسلہ ان شاء اللہ قیامت تک چلتا رہے گا۔ ان میں ایک یہ بھی ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین کے عہد ہی سے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کوالہامی توفیق بخشی کہ وہ اس عظیم الشان کتاب کی کتابت ہمیشہ اسی رسم الخط میں کریں جس میں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نےاپنے عہد خلافت میں کرائی تھی۔ صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین نے متفقہ طور پراس رسم الخط کوپسند فرمایااوراپنی منظوری دی اس کے بعد اسی رسم الخط میں اس کی کتابت ہوتی چلی آرہی ہے۔ اسی وجہ سے اس رسم الخط کورسم عثماني یا خط عثماني کہا جاتا ہے۔ مسلمانوں نے ہر دور میں قرآنی الفاظ وآیات کی کتابت میں اسی رسم عثمانی کی پابندی کی ہے تاکہ یہ الفاظ کی ظاہری شکل وصورت میں بھی قیامت تک اپنی اصل حالت میں محفوظ رہے۔ البتہ بعد کے دورمیں اعراب کی ایجاد کے بعد آسانی کےلیے زبر، زیر، پیش اور نقطے لگائےگئے لیکن الفاظ کے رسم الخط میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی۔

دور حاضر میں بعض حضرات اپنی اس خواہش کا اظہار کرتے ہیں کہ قارئین کی آسانی کےلیے قرآن کریم کی طباعت موجودہ دور کے رسم الخط پر ہو۔ لیکن میں اس رائے سے متفق نہیں ہوں۔ میری اپنی رائے یہ ہے کہ قرآن کواسی خط عثمانی پر برقرار رکھا جائے تاکہ اللہ تعالیٰ نے اس کی حفاظت کا جو مکمل انتظام کردیا ہے وہ قیامت تک برقرار رہے اورلوگ یہ جان لیں کہ آج بھی ہم قرآن کواسی صورت وشکل میں پڑھتے ہیں جس شکل میں وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پرنازل ہواتھا۔ البتہ اگرکوئی استادطلبہ کی آسانی کےلیے قرآن کی بعض آیتوں کوبلیک بورڈپرآج کے مروج طریقوں لکھتا ہے تواس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ بہ شرطے کہ طلبہ پریہ بات واضح کردیا جائے کہ قرآن میں ان الفاظ کا املااس سے مختلف ہے۔

نوٹ: اسی سوال سے ملتا جلتا دوسرا سوال ہے اوروہ یہ کہ قرآن کریم کی طباعت کسی دوسری زبان کے رسم الخط مثلاًلاطيني وغیرہ میں جائز ہے یا نہیں؟تاکہ دوسری زبان والے بھی قرآن کی تلاوت آسانی سے کرسکیں پہلے سوال کے جواب کی طرح اس سوال کا جواب بھی یہی ہے کہ قرآن کریم کوکسی قسم کی تحریف وتبدیلی سے محفوظ رکھنے کےلیے ضروری ہے کہ اسے خط عثمانی ہی میں لکھا جائے۔ غورکریں کہ قرآن کوخط عثمانی کے علاوہ عربی کے دوسرے خط میں لکھنا مناسب نہیں ہے تواسے کسی اورزبان میں لکھنا بدرجہ اولیٰ مناسب نہیں ہوگا۔ قرآن اللہ نے عربی زبان میں نازل فرمایاہے اوراس کی حفاظت کا تقاضا ہے کہ اسے ہمیشہ کےلیے عربی زبان ہی میں لکھا جائے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اِنّا جَعَلنـٰهُ قُر‌ءٰنًا عَرَبِيًّا لَعَلَّكُم تَعقِلونَ 3 ... سورة الزخرف

''ہم نے اسے عربی زبان کا قرآن بنایا ہےتاکہ تم اسے سمجھ سکو۔''

مزید یہ کہ عربی زبان میں بے شمارایسے الفاظ ہیں جنھیں اگر دوسری زبان میں لکھا جائے توپڑھنے کے دوران ان کی صحیح ادائی ممکن نہیں ہوگی اورظاہر ہے کہ قرآن کوالفاظ کی صحیح ادائی کے ساتھ پڑھنا ضروری ہے البتہ تعلیم وتدریس کی خاطراوروہ بھی شدید ضرورت کی بنا پراسے کسی دوسری زبان میں لکھنے کی اجازت دی جاسکتی ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاوی یوسف القرضاوی

قرآن اور حدیث، جلد:2، صفحہ:15

محدث فتویٰ